خطبہ جمعہ

بعنوان

تہذیبِ جدیداور حقوقِ نسواں

کا اسلامی تصور

سلسلة منبر الحکمة

187

بتاریخ: 6 مارچ 2020

بمطابق: ١٠ رجب ١٤٤١ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھم نکات

❀ بہ طورِ ماں عورت کے حقوق ❀ بہ طورِ بیوی عورت کے حقوق

❀ بہ طورِ بہن اور بیٹی عورت کے حقوق ❀ بہ طورِ ایک عام عورت حقوق

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: 228]

''ان عورتوں کے بھی وہی حقوق ہیں جیسے دستور کے مطابق ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

تہذیب جدید کے پُرفریب نعروں کی حقیقت:

اس دور کے مسلمان کے ساتھ بڑا ہاتھ ہوا ہے، خاص طور پر مغرب زدہ طبقے کے ساتھ۔انہیں شعوری یا لاشعوری طور پر لگتا ہے کہ ان کے حقوق کے اصل ترجمان فرنگی ہیں۔ وہ فرنگی جنہوں نے گھر کی ملکہ بننے والی عورت کو مارکیٹ، آفس اور ہوٹلز میں لوگوں کی نوکرانی بنا دیا ہے، وہ فرنگی جنہوں نے گھر میں محفوظ کر کے رکھی جانے والی قیمتی متاع کو بازاروں کی رونق بنا دیا ہے، وہ فرنگی جنہوں نے عورت کو 'سیلز پراڈکٹ' بنا دیا ہے، وہ فرنگی جنہوں نے اپنی ذِمہ داریوں سے بھاگ کر عورت کو خود ہی کما کر کھانے پر لگا دیا ہے، وہ فرنگی جنہوں نے باپ اور بھائی کی خدمت کو ظلم بتا کر عورت کو بسوں اور جہازوں میں لوگوں کے آگے کھانا لگانے کی چاکری پر لگا دیا، وہ فرنگی جنہوں نے عورت کو 'آزادی' کا دِل فریب نعرہ دے کر اس کو نوچ نوچ کھایا ہے، وہ فرنگی جنہوں نے حرمت والے رِشتوں کو بھی پامال کر دیا، وہ فرنگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جنھوں نے عورت کو محض جنسی تسکین کی ایک شے سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دی، وہ فرنگی جنھوں نے عورت کی آزادی سے زیادہ 'عورت تک پہنچنے کی آزادی' کی راہیں ہموار کی ہیں ......غرضیکہ ان فرنگیوں نے عورت کو ہر اس انداز سے رُسوا کیا جو ممکن ہوسکتا تھا......لیکن ہمارے نیم خواندہ، دینی تعلیمات سے عاری، مغرب سے مرعوب اور اپنی اقدار سے نا آشنا دیسی لبرلز سمجھتے ہیں کہ جینے کے انداز ہمیں ان ہی فرنگیوں سے سیکھنے چاہئیں۔

عورت کا عالمی دِن مقرر کرنے اور منانے والے درحقیقت وہی ہیں جو سال کے باقی تمام دِنوں میں عورت کا خوب استحصال کرتے ہیں اور صرف ایک دن 'عورت عورت' کی ہاہا کار مچا کر اپنے تئیں سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس کے تمام حقوق ادا کر دِیے۔

سب سے زیادہ قابلِ رحم ہے وہ عورت جسے ایسے مردنما بھیڑیوں کی ٹپکتی رالیں اپنے لیے نام نہاد ترقی کی راہ ہموار کرتی نظر آتی ہیں اور ان کی من موہ لیتی باتوں سے ان کے دامِ فریب میں آجاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ہر اس دولت سے محروم ہوجاتی ہے جو پہلے اسے بہ خوبی حاصل تھی لیکن ان کی فکر کے سنگ چل کر وہ لوٹ لی گئی۔

'میرا جسم میری مرضی' جیسے چار حرفی غلیظ اور بیہودہ نعرے نے کس قدر فحاشی اور عریانی بھری تعریفات وتوضیحات کو جنم دیا ہے؛ یہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔سادہ سے لفظوں میں یہ کہہ لیجیے کہ میں جسے چاہوں اپنا جسم سونپ دوں، اس میں باپ، بھائی، خاوند، معاشرہ یا اسلام کون ہوتے ہیں مجھے روکنے ٹوکنے والے؟ ایک باحیا مرد یا عورت ان باتوں کو سوچنا بھی اپنے لیے شرم کی بات محسوس کرتا ہے جن کے پلے کارڈز اٹھا کر اس مادر پدر آزاد طبقے نے 'عورت ڈے' پر اودھم مچایا ہوتا ہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ ایسے مارچوں میں اکثریت ان زنخوں پر مشتمل ہوتی ہے جو اپنی ماں، بہن اور بیٹی کے حقوق کے سب سے بڑے غاصب ہوتے ہیں اور انہیں شعور تک نہیں ہوتا کہ ان کے معاملات میں کون کون سی ذِمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں، ایسے نمونوں کے وجود پر خود ان کی اپنی گھریلو خواتین ندامت کے آنسو بہا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رہی ہوتی ہیں لیکن وہ کمال بے شرمی سے پرائی عورتوں کے آنسو پونچھنے پہنچے ہوتے ہیں۔ نیز مغرب سے درآمد کی گئی فکر کے حاملین اپنی بہن، بیوی یا بیٹی کو مارچ میں کبھی ساتھ نہیں لائیں گے، بلکہ یہ گدھ صرف دوسری عورتوں کا مردار گوشت نوچنے پہنچے ہوتے ہیں۔

سوچنے کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ عورتیں کیسی آزادی چاہتی ہیں؟ اور کس سے آزادی چاہتی ہیں؟ عورت جن مردوں کے زیر سایہ یا زیر حکم رہتی ہے وہ یا تو باپ ہوتا ہے، یا بھائی ہوتا ہے، یا پھر خاوند ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نہ تو کوئی اور کسی عورت پر حکم چلانے کی اتھارٹی رکھتا ہے اور نہ ہی ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ عورت ان تین افراد کے علاوہ کسی کی پابند ہوئی ہو۔ تو سوال یہ ہے کہ لبرل عورتیں آزادی چاہتی کس سے ہیں؟ کیا اپنے باپ، بھائی اور خاوند سے آزادی چاہتی ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو شرعی حکم ایک طرف؛ کسی معاشرے کی اقدار بھی اس کی اجازت نہیں دیتیں اور نہ کوئی باشعور شخص اس جاہلانہ مطالبے کو جسٹیفائی کرسکتا ہے بلکہ ان معدودے چند عورتوں کے سوا تمام باحمیت اور باشعور عورتیں اس کی مخالفت ہی کرتی نظر آئیں گی۔ اور اگر کوئی لبرل عورت کہے کہ ہمارا مقصد ان تینوں سے آزادی چاہنا نہیں ہے تو پھر آزادی چہ معنی دارد؟

پھر لطف کی بات یہ بھی ہے کہ یہ صرف ایک فیصد طبقہ ہے جو اپنے اثر ورسوخ کے ذریعے میڈیا تک رسائی رکھتا ہے اور اپنے خیالاتِ فاسدہ کو باقی ننانوے فیصد عورتوں کے مطالبات بنا کر یوں پیش کرتا ہے کہ بادی النظر ہر طرف تمام مرد ظالم اور تمام عورتیں مظلوم ہی دکھائی دیتی ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے نہ صرف برعکس ہے بلکہ حیرت ناک بھی ہے کہ ان ننانوے فیصد عورتوں میں سے بمشکل نو فیصد ہی ان لوگوں اور ان کے باطل خیالات سے واقف ہوں گی، باقی نوے فیصد وہ خواتین ہیں جن تک ان کے عورت کے درد وغم میں ڈوبے نعرے پہنچ ہی نہیں سکے، اور یہی وہ واحد وجہ ہے کہ وہ تمام کی تمام اپنے گھروں میں خوش اور مطمئن زندگی گزار رہی ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کتنا ہی اچھا ہوتا اگر یہ عورتیں یہ مطالبہ لے کر نکلتیں کہ ریپ کرنے والوں کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔ خواتین کے لیے تعلیم وتربیت کا اچھا انتظام کیا جائے۔ بیٹیوں کی وراثت ان کو دی جائے۔ اپنی اولاد کو ماں، بہن اور بیٹی کا احترام سکھایا جائے۔ اپنی اولاد کو ہنرمند اور باسلیقہ بنایا جائے۔ خاوند کی جتنی بھی کمائی ہو اسی پر صبر وشکر کے ساتھ قناعت کی جائے......

یہ وہ جائز اور حقیقی مطالبات ہیں جو عورت کے حقوق کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ اظہر من الشّمس ہے کہ 'عورت مارچ' سے مقصود عورت کی خیر خواہی نہیں بلکہ اسلام اور ہمارے معاشرے پر زبانِ طعن دراز کرنا ہے، اس لیے یہ لوگ ایسے مطالبات کا کبھی نام تک نہیں لیں گے۔

کاش! ہماری یہ مسلمان بہنیں سمجھ جائیں کہ انہیں کس طرح خوش نما اور دِل فریب نعروں میں اُلجھا کر اور کیسے کیسے سہانے خواب دِکھا کر کچھ ناحلال خصلت کے لوگ اپنے مذموم مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

آیئے اب ذرا ان حقوق پر روشنی ڈالتے ہیں جو اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل عورت کو فراہم کیے ہیں۔ ان کے مطالعے سے آپ حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ ایسے حقوق کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ عورت کے حقوق کے علمبردار یہ مغرب زدہ خونی بھیڑیے ہیں؛ یقیناً سراسر زیادتی بھی ہے اور پرلے درجے کی جہالت بھی!!

بہ طورِ ماں عورت کے حقوق

ماں کو اُف کہنے کی بھی ممانعت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ [الإسراء: 23]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اور تمہارے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اُف تک نہ کہنا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات کرنا۔''

ماں کا رُتبہ ومقام تین گنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی؟

''میرے حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ کون حق رکھتا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمُّكَ))

''تمہاری ماں۔''

اس نے کہا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ))

''پھر تمہاری ماں۔''

اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثُمَّ أُمُّكَ))

''پھر بھی تمہاری ماں۔''

اس نے کہا: اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثُمَّ أَبُوكَ))

''اس کے بعد تمہارا باپ۔''

ماں کے قدموں تلے جنت ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاویہ بن جاھمہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سیدنا جاھمہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں اور میں آپ سے (اس بارے میں) مشورہ لینے آیا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا:

((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟))

''کیا تمہاری ماں (زندہ) ہے؟''

انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيهَا)).

''اس کی خوب خدمت کر، کیونکہ یقیناً اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔''

[حسن صحيح] سنن النسائی، کتاب الجهاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ح: 3104

ماں کی خدمت گاری کا احساس:

نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لیے حاضر ہوا ہوں، کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اس سے استفسار فرمایا:

((فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟))

''کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟''

اس نے کہا: جی ہاں، دونوں ہی زندہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ؟))

''تم اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب چاہتے ہو ناں؟''

اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

''پھر واپس اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔''

صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ح: 2549

رسول اللہ ﷺ نے والدین کی خدمت گزاری کو اس قدر اہم عمل سمجھا کہ جہاد اور ہجرت کے لیے آنے والے کو بھی واپس بھیج دیا، تاکہ ایسا نہ ہو کہ بیٹا شہید ہو جائے اور والدین کو سنبھالنے والا ہی کوئی نہ رہے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَذَالِكَ الْبِرُّ)) وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ.

''میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا اور وہاں میں نے کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح نیکی کا صلہ ملتا ہے۔'' حارثہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرتے تھے۔

[صحيح] مسند أحمد: 25182- صحيح ابن حبان: 7015- المستدرك للحاكم: 7247

ماں باپ کی نافرمانی قبول نہیں:

اسلام نے ماں باپ کو بلند مقام اور رُتبہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ان کی نافرمانی بھی قبول نہیں ہوسکتی۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ))

''کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی، قتلِ نفس اور جھوٹی قسم۔''

صحيح البخاری ، كتاب الأيمان والنذور ، باب اليمين الغموس ، ح: 6675، 6870 ، 6920

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفٌ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ))

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو۔''

پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ یہ بددعا کس کے لیے فرما رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ أَحَدَهُمَاأَوْكِلَيْهِمَافَلَمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ))

''جس نے اپنے والدین کو، یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور (ان کی خدمت کرکے) جنت حاصل نہ کرسکا۔''

صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة ، ح: 2551

انسان کی ولادت سے لے کر جوان ہوجانے تک اس کی پرورش کرنے والے، اس کی تکلیف و بیماری کا مداوا کرنے والے، اس کا ہر طرح سے خیال رکھنے والے اور اس کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمام تر اخراجات کا بوجھ برداشت کرنے والے ماں باپ ہی تو ہوتے ہیں، اب جب یہ بچہ خود صاحبِ حیثیت ہو جاتا ہے، مردِ رعنا بن جاتا ہے اور اپنے تئیں والدین کا محتاج نہیں رہتا تو پھر یہ اپنے ان اوّلیں محسنین کو کیوں بھول جاتا ہے؟ انسان کی اس احسان فراموشی کی سزا درج بالا دو احادیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بہت سخت بیان کی ہے، تاکہ اسے اپنے فرائض کا احساس رہے اور ماں باپ کے کسی بھی حق کی ادائیگی میں غفلت نہ برتے۔

ماں باپ کی وفات کے بعد دعا:

اسلام اس قدر خوب صورت دِین ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کو صرف دُنیوی زندگی تک ہی موقوف نہیں رکھتا بلکہ موت کے بعد بھی ان کے لیے دعا کرتے رہنے کی ترغیب دیتا ہے، تاکہ اولاد کی دعاؤں سے ماں باپ کی اُخروی زندگی سنورتی رہے۔ یہ اس دِین کی سب سے زیادہ پیاری اور خوب صورت باتوں میں سے ایک ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

''جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہو اور وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔''

صحيح مسلم، كتاب الهبات، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ح: 1631

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَّى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَلَدِكَ لَكَ)).

''یقیناً اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری اولاد تیرے لیے دعائیں کیا کرتی تھی، ان کی دعاؤں کی وجہ سے ملا ہے۔''

[صحيح] مسند أحمد: 10610

ماں اگر غیر مسلم ہو پھر بھی حسن سلوک:

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ:

قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَأَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

''میری والدہ عہدِ رسالت میں بھی مشرکہ ہی تھیں، وہ (ایک مرتبہ) میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فتویٰ طلب کیا کہ میرے پاس میری والدہ آئی ہیں اور انہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا، تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔''

صحيح البخاری، كتاب الهبة، باب الهدية للمشركين، ح: 2620 ۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين---الخ، ح: 1003

یعنی والدین اگر مشرک ہوں تب بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا ہی معاملہ کرنا چاہیے، کیونکہ ان کا مشرک ہونا یہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے اور انسان پر حسن سلوک کا جو فرض عائد ہوتا ہے وہ اس کے والدین ہونے کی بنا پر ہے۔ لہٰذا اسے یہی حکم ہے کہ وہ اپنے مشرک والدین کے ساتھ بھی اچھے سلوک سے پیش آئے اور ان کی خدمت بجا لائے۔ یہ اسلام ہی کا امتیاز ہے کہ وہ ماں باپ کو اس قدر وسعت سے مرتبہ و مقام دیتا ہے کہ ان کا خلافِ مذہب ہونا بھی ان کی خدمت گذاری اور حسن سلوک میں مانع قرار نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیتا۔

بہ طورِ بیوی عورت کے حقوق

حق مہر کی ادائیگی کا حکم:

عورت جب بیاہ کرلائی جاتی ہے تو حق مہر کی ادائیگی اس کا وہ پہلا حق ہوتا ہے جو مرد کے ذِمے ہوتا ہے۔بعض بد خصلت لوگ اس کو بھی بلا وجہ ٹال رکھتے ہیں اور ادائیگی سے ہر ممکن جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔بعض ادا کر بھی دیں تو دِل میں ناگواری سی محسوس کرتے ہیں۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے عورت کا یہ حق ادا کرنے کے بارے میں خاص طور پر فرمایا:

﴿وَ اٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ [النساء: 4]

''عورتوں کو ان کے حق مہر بہ خوشی ادا کرو۔''

بیوی کی ضروریاتِ زندگی کا خیال:

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا ، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

''جب کوئی شخص نیکی کی نیّت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے وہ بھی صدقہ (لکھ دیا جاتا) ہے۔''

صحيح البخاری: 5351

اسلام نے ایسے ترغیبات اور فضائل کے ذریعے آدمی کے بیوی بچوں کے حقوق کی پاسداری کو یقینی بنایا ہے، تاکہ ایک مسلمان اگر اپنے فرائض کی انجام دہی بجا طور پر انجام دے بھی رہا ہو تو پھر بھی ان فضائل کے ذریعے اس کے دِل میں اپنے بیوی بچوں کا خیال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رکھنے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کا شوق اور بھی بڑھ جائے۔

بیوی کے کھانے اور لباس کا خیال:

رسول اللہ ﷺ نے بیوی کے حقوق میں سے اس کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے حق کا خیال رکھنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔ جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ عورت کا اپنے خاوند پر کیا حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ، وَيَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسٰى، وَلَا يَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ، وَلَا يَضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحَ))

''یہ کہ جب وہ کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب وہ پہنے تو اسے بھی پہنائے، اور صرف گھر ہی میں اسے الگ چھوڑے، نہ اس کے چہرے پہ مارے اور نہ ہی اسے بُرا بھلا کہے۔''

(سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ح: ٢١٤٢- سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ح: ١٨٥٠)

اس فرمانِ ذی شان میں نبی ﷺ نے بیوی کے یہ حقوق بیان کیے ہیں کہ خاوند اس کے ساتھ ضروریاتِ زندگی مہیا کرنے میں عدمِ مساوات کا سلوک مت اپنائے، بلکہ اسے بھی وہی کھانا، لباس اور دیگر اشیائے ضروریہ فراہم کرے جو وہ خود استعمال کرتا ہے۔ ساتھ ہی اسے ایسی حرکات سے منع فرمایا ہے کہ جس سے اس کی بیوی کی تذلیل ہوتی ہو۔

خاوند کی اطاعت پر اجر:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تْ))۔

”جب کوئی عورت پانچوں نمازیں پڑھے، (رمضان المبارک کے) مہینے کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے، تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی داخل ہوگی۔“

[صحیح] صحیح ابن حبان: 4163

بیوی؛ گھر کی مالکن:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا))۔

”تم میں سے ہر شخص ذِمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذِمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، امام (حکمران اپنی رعایا کے امور کا) ذِمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا ذِمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذِمہ داری کے بابت سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذِمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذِمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔“

صحيح البخاري، كتاب الأحكام، باب قول الله تعالى: ﴿وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم﴾، ح: 7137 ـ صحيح مسلم، كتاب الأمارة، باب فضيلة الإمام العادل وعقوبة الجائر، ح: 1829

بیوی کو مارنے کی ممانعت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ))

''عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، کیونکہ تم انہیں اللہ تعالیٰ کی امانت سے حاصل کرتے ہو اور اللہ کے کلمے سے ان کے ساتھ ہمبستری کو جائز کرتے ہو، اور یقیناً ان کے ذمے بھی تمہارے کچھ حقوق ہیں (وہ یہ کہ) وہ تمہارے بستروں پر ایسے کسی شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرو، اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں مارو، لیکن ایسی مار نہ مارو کہ جو انہیں زخمی کر دے، اور ان کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کی اچھے انداز میں ذمہ داری ادا کرنا تمہارے ذِمے ہے۔''

صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ ، ح: 1218

بیوی کی تلخی برداشت کرنے کی تاکید:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ ، إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ))

''عورت پسلی کی طرح (ٹیڑھی) ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ بیٹھو گے اور جو اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہو۔''

صحیح البخاری ، کتاب النکاح ، باب المدارة مع النساء ، ح: 5184- صحیح مسلم ، کتاب الرضاع ، باب الوصیة بالنساء ، ح: 1468

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس حدیث مبارکہ میں عورت کو ٹیڑھی پسلی کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کی فطری خصلت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ عقل میں ناقص ہونے کی بنا پر بہت سے مسائل بلا وجہ کھڑے کر دیتی ہے، اگر تو آدمی ایسے موقع پر برداشت سے کام نہ لے تو وہ جذبات میں آ کر ایسا فیصلہ کر بیٹھتا ہے کہ جو بسا اوقات گھر ٹوٹنے کا باعث بن جاتا ہے، لیکن اگر وہ جذبات کی رو میں بہنے کی بہ جائے ذرا تحمل سے کام لے اور اس کی بات کو نظر انداز کر دے تو اسی کے ساتھ زندگی کا سفر جاری رکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے یہ بتلایا ہے کہ تم عورت کو جتنا بھی درست کرنے کی کوشش کر لو، تم ایسا نہیں کر سکو گے، بلکہ اگر ایسا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، یعنی اپنی گھریلو زندگی برباد کر بیٹھو گے۔

اسی وجہ سے نبی ﷺ نے بیوی کے ساتھ گزر بسر کا بہت خوبصورت طریقہ بتلایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((لا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ))

''کوئی مومن شخص (اپنی) مومنہ (بیوی) کو چھوڑ مت دے، اگر اسے اس کی کوئی ایک خصلت ناپسند ہے تو وہ اس کی کسی دوسری خصلت سے خوش ہو جائے۔''

صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب الوصية بالنساء، ح: 1469

گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹائینے کی ترغیب:

''اپنا کھانا خود گرم کرو'' جیسے واہیات نعرے لگانے والیاں اگر اپنے خاوند کو نبی کریم ﷺ کا یہ عملِ مبارک یاد دِلائیں تو انہیں سڑکوں پر رُسوا نہ ہونا پڑے۔ جناب اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ ، قَالَ: تَعْنِي فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ وَإِذَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاة

''آپ ﷺ گھر کے کام کاج کیا کرتے تھے، ان کی مراد تھی کہ اپنے اہلِ خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔''

صحیح البخاری ، کتاب الأذان ، باب من کان فی حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج ، ح: 676

اور ایک روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان مذکور ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ.

''آپ ﷺ اپنا جوتا گانٹھ لیا کرتے، اپنے کپڑے کو پیوند لگا لیا کرتے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کاج کیا کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھر میں کرتے ہو۔''

[صحیح] مسند أحمد: 25341

اس حدیثِ مبارکہ میں مذکور نبی ﷺ کے عملِ مبارک سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ گھر کے کام کاج میں اپنی بیوی کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔ نیز بیوی کا دِل جیتنے کا باعث ہے۔ اس سے آپ کی اہلیہ کے دِل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی اور وہ آپ کا پہلے سے بھی زیادہ خیال کرنے لگے گی۔ گویا اس عمل سے نہ صرف سنتِ مبارکہ پر عمل ہوگا بلکہ آپ اپنی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بھی بنا سکیں گے۔

خاوندوں کو ایک خاص نصیحت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔‘‘

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب فی فضل أزواج النبیﷺ، ح: 3895

بہتر ہونے سے مراد جملہ امور و معاملات میں ان کا خیال رکھنا ہے۔ انہیں شرعی احکام کا پابند بنانا، ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنا، ان کے کھانے پینے اور لباس کا مناسب انتظام کرنا، ان کی دیگر جملہ ضروریات کو پورا کرنے کی ممکنہ حد تک کوشش کرنا، ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا، ان کے دُکھ درد بانٹنا اور خوش طبعی سے ان کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ اگر کوئی شخص اپنے بیوی بچوں کے دِینی معاملات کی تو بہت خبر رکھتا ہو لیکن ان کی ضروریات کو پورا نہ کرتا ہو تو اسے بہتر نہیں کہا جا سکتا، اسی طرح اگر کوئی ان کی ضروریات تو بخوبی پوری کرتا ہو لیکن ان کی دِینی تربیت کی طرف توجہ ہی نہ ہو تو وہ بھی بہتر خاوند یا بہتر باپ ثابت نہیں ہو سکتا، ایسے ہی اگر کوئی شخص تعلیم کی اہمیت نہ جانے اور اپنے بچوں کو زیورِ تعلیم سے محروم رکھے تو یقیناً وہ بھی ان کی حق تلفی کرتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص دیگر تمام ذمہ داریاں تو بڑے احسن انداز سے نبھا رہا ہو لیکن اپنے بیوی بچوں کو وقت نہ دیتا ہو، ان کے دُکھ درد نہ بانٹتا ہو اور ان کے ساتھ خوش طبعی سے پیش نہ آتا ہو تو وہ بھی بہتر شخص ہونے کا درجہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ نبی ﷺ جملہ امور میں ہی اپنی تمام تر ذمہ داریاں بہ حسن و خوبی نبھاتے تھے اور کسی ایک میں بھی کوتاہی نہیں کرتے تھے، لہٰذا جملہ اعتبار سے اپنے بیوی بچوں کا خیال رکھنے والا شخص ہی بہتر شخص ہے۔

بہ طورِ بیٹی اور بہن عورت کے حقوق

بیٹیوں کو زندگی بخشی:

دورِ جاہلیت میں لوگ بیٹا پیدا ہونے پر فخر کرتے تھے اور بیٹی پیدا ہونے پر پریشان ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جاتے تھے۔ وہ بیٹیوں کو اپنے لیے بدنامی کا باعث سمجھتے تھے، اس بنا پر ان کی حیوانیت اس حد تک بڑھ چکی تھی کہ بیٹی پیدا ہوتے ہی اسے زندہ درگور کر دیتے۔ اسلام نے آ کر بیٹیوں کو زندگی بخشی اور جاہلوں کو اس شرم ناک فعل سے روکتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تَـقْتُـلُوا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْراً﴾ [بنی اسرائیل: 31]

''اپنی اولاد کو بھوک اور افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، یقیناً ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔''

والد پر اولاد کے اخراجات کی ذِمہ داری:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کَفٰی بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ یَحْبِسَ عَمَّنْ یَمْلِكُ قُوتَهُ))

''انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں پر خرچ کرنے سے رُک جائے جن کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقة علی العیال، ح: 996

اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر اپنے بیوی بچوں کے اخراجات پورے کرنے کی ذِمہ داری اخلاقی، قانونی یا معاشرتی ہی نہیں ہے بلکہ شرعی بھی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے اس ذِمے داری کو نبھانے میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ گناہ گار ہے۔ البتہ اس میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ بیوی بچے صرف ان ہی اخراجات کا حق رکھتے ہیں جو ان کی ضروریات میں شمار ہوتے ہیں، علاوہ ازیں سامانِ تعیش کی عدمِ فراہمی اور بلاضرورت اضافی اخراجات کی تکمیل کی ذِمہ داری خاوند اور والد پر عائد نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے ان کے ایسے مطالبات بھی پورے کر دے (بشرطیکہ وہ جائز ہوں، خلافِ شرع نہ ہوں) تو کوئی حرج نہیں، لیکن پورے نہ کرنے پر گناہ گار نہیں ٹھہرے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسی طرح سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزارا، جس کی جسمانی ساخت اور اس کی چستی اور پھرتی صحابہ کو بڑی اچھی لگی، چنانچہ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کتنی ہی اچھی بات ہوتی کہ اگر اس کا یہ جسم اللہ کے راستے میں کام آتا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى وَلَدِهٖ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَإِنْ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَتَفَاخُرًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ))

''اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے (رزق کے) لیے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے، اگر یہ اپنے بوڑھے بزرگ والدین (کی خدمت) کے لیے محنت کرنے نکلا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے اور اگر یہ اپنی ذات کو گناہوں سے بچانے کے لیے محنت و کوشش کر رہا ہے تو یہ اللہ کے راستے میں ہی ہے، لیکن اگر لوگوں کو دکھلانے اور فخر کرنے کے لیے نکلا ہے تو یہ شیطان کے راستے میں ہے۔''

[صحیح] المعجم الأوسط للطبرانی: 6853 ۔ صحیح الترغیب والترھیب: 1692

بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کی خاص تاکید:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يَعُولُ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

''میری اُمت میں سے جو بھی شخص اپنی تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے اور ان کے ساتھ احسان کرتا ہے، تو وہ اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے آڑ بن جائیں گی۔‘‘

[صحيح] صحيح الجامع الصغير: 5372

احسان کا مطلب اچھی تربیت اور اچھا سلوک ہے۔ اور آڑ بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا یہ عمل اس کو جہنم میں جانے سے بچا لے گا اور اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس فضیلت کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی بیٹی یا بہن کو اپنے لیے زحمت نہیں بلکہ رحمت سمجھے اور ان کی اچھی طرح پرورش کرنے میں خوب رغبت اختیار کرے۔

بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى يَبْلُغَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهٰذَيْ)) وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ.

’’جس شخص نے اپنی دو بچیوں کی ان کے جوان ہونے تک کفالت کی، وہ روزِ قیامت یوں آئے گا کہ وہ اور میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔

صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل الإحسان إلى البنات، ح: 2631

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی کو آپس میں ملا کر متذکرہ بالا بات فرمائی، کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں اسی طرح اپنی بچیوں کی اچھے انداز میں کفالت، پرورش اور تربیت کرنے والا شخص جنت میں میرے ساتھ مل کر بیٹھا ہو گا۔

اولاد کے ساتھ محبت وشفقت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو چومتے ہیں؟ ہم تو انہیں نہیں چومتے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ))

''اگر اللہ نے ہی تمہارے دِل سے شفقت چھین لی ہو تو پھر میں تمہارا کیا کر سکتا ہوں۔''

صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته، ح: 5998، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب رحمتهﷺ الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك، ح: 2317

بیٹیوں کے لیے ایثار وقربانی:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیوں کو اُٹھائے ہوئے آئی، میں نے اسے تین کھجوریں دِیں تو اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور باقی ایک کھجور (خود کھانے کے لیے) اپنے منہ کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ اس کی بیٹیوں نے وہ بھی مانگ لی، تو اس عورت نے اس کھجور کو جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کر کے ان دونوں کو دے دی۔ مجھے اس کی یہ بات بہت پیاری لگی، میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، وَأَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس عورت کے لیے جنت کو واجب کر دیا اور اسے جہنّم سے آزاد کر دیا۔''

صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الإحسان إلى البنات، ح: 2630

لہٰذا رحمتِ خداوندی اور جنت کے حقدار بننے کے لیے ہر ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے ساتھ شفقت ومحبت کا اظہار کریں، انہیں چومیں، پیار کریں اور ان کے لیے قربانی کا جذبہ رکھیں۔

اولاد کے حق میں دعا کا اہتمام:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ))

''تین دعاؤں کو قبولیت سے نوازا جاتا ہے (اور) ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے اولاد کے حق میں دعا۔''

[حسن] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب، ح: 1536 ـ سنن الترمذي، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في دعوة الوالدين، ح: 1905

بہ طورِ ایک عام عورت حقوق

عورت کی ناموس اور عزت کی حفاظت:

قرآن وسنت میں عورت کی ناموس اور عزت کو محفوظ رکھنے کے لیے بڑے ہی سنہرے اصول وقوانین صادر فرمائے گئے ہیں۔ اجمالی طور پر ملاحظہ فرمائیے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۞ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾

[النور: 30]

''(اے نبی) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی خبر رکھنے والا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ))

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت اختیار نہ کرے، اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔''

صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب من اکتتب فی جیش فخرجت امرأته حاجة، ح: 3006۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلی حج وغیره، ح: 1341

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا))

''عورت پردے کی چیز ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور اس کے لیے اپنے گھر کے گوشہ میں رہنا ہی باعث رحمت الٰہی ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب منه، ح: 1173

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ))

''جو بھی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو لازماً ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات، ح: 1171

شادی میں پسند کا اختیار:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا))

’’شوہر دیدہ عورت (مطلقہ یا بیوہ) اپنے ولی کی نسبت خود اپنے فیصلے کا زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اس کے (نکاح کے) بارے میں اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کیا جائے۔‘‘

صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت، ح: 1421

وراثت میں عورت کا حصہ:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا﴾ [النساء: 7]

’’مردوں کے لیے اس میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے اس میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں، خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ، ان کا حصہ مقرر ہے۔‘‘

نیک کام میں برابر کا اجر وثواب:

نیک کام خواہ مرد کرے یا عورت؛ دونوں کو برابر کا اجر وثواب ملتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

[النحل: 97]

’’جو بھی مرد اور عورت حالتِ ایمان میں کوئی نیک عمل کرے، تو ہم اسے بڑی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاکیزہ زندگی دیں گے اور انہیں ان کے اعمال کے صلے میں سب سے اچھا اجر عطا فرمائیں گے۔"

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)	03034125519	حافظ فیض اللہ ناصر
03015989211	03014843312	03214697056
	03424449009	

خطباء حضرات سے التماس

آپ تمام احباب کو بہ خوبی علم ہے کہ ہم نے آپ سے کبھی کسی قسم کی کوئی اپیل وغیرہ نہیں کی۔ اس لیے کہ ہم دِین کی خدمت اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں اور اس کے لیے کسی قسم کا مفاد دِل و دماغ میں رکھنا گناہ سمجھتے ہیں۔ آج پہلی بار ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہ رہے ہیں۔

الحکمہ انٹرنیشنل کے تحت پانچ بڑے شعبے کام کر رہے ہیں:

① شعبہ ایجوکیشن ② تحقیق وتالیف ③ میڈیا اینڈ ورکشاپس

④ دعوت وتبلیغ ⑤ خدمت خلق

ان شعبہ جات کا سالانہ خرچ 7032400 روپے ہے۔ اس وقت ادارے کو اپنی عمارت کی اشد ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایک کنال کا پلاٹ 60_F1 نزد LDA پلازہ، جوہر ٹاؤن میں خرید لیا ہے، جس کی کل قیمت 23000000 (دو کروڑ تیس لاکھ روپے) ہے۔ جس میں سے 50 لاکھ روپے ادا ہو چکے ہیں اور 18000000 (ایک کروڑ اَسّی لاکھ روپے) ادا کرنا باقی ہیں، جس کی ادائیگی تین ماہ میں کرنا ضروری ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کے لیے ہمیں آپ کا خصوصی تعاون درکار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس گھر کے کل 750 مصلّے اور 4500 فٹ بن رہے ہیں۔ایک مصلّی وقف کرنے کا ہدیہ 24000 روپے ہے اور ایک فٹ جگہ کا ہدیہ 4000 روپے ہے۔

آپ اپنی استطاعت کے مطابق خود جتنا بھی تعاون کر سکیں یا اپنے خطبات میں لوگوں کو ترغیب دے کر ان سے حصہ ڈلوادیں تو یقیناً یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا!!

دعا گو: حافظ شفیق الرحمٰن زاہد

نوٹ: آپ بنک یا موبی کیش کے ذریعے جو بھی تعاون بھیجیں،
اس کے میسج کی ایک تصویر اس نمبر پر ضرور واٹس ایپ کیجیے۔03015989211

....

موبی کیش کے لیے یہ نمبر ہے: 03014843312

اور بنک اکاؤنٹ یہ ہے:

Account no:
0592929131002741
Branch code: 0727
A/c Account title: Hafiz shafique ur rehman
MCB Bank (illaqa Nwab sahib branch Raiwind Road, Lahore

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com